سید امین گیلانی

نعت

سنی ہے جب بھی صدائے اذاں وہ یاد آئے
ہوا میں جب سوئے مسجد رواں وہ یاد آئے

وضو کروں تو مجھے ان کی یاد آتی ہے
جو قبلہ رو ہوا سجدہ کناں وہ یاد آئے

خدا کی حمد میں کرتا ہوں جب بیاں تو مجھے
وہ جن کا خود ہے خدا مدح خواں وہ یاد آئے

خدا سے مانگی ہے میں نے مدد انہی کی طرح
پڑا ہے سر پہ کوئی امتحاں وہ یاد آئے

عجیب بات ہے آدم سے لے کے عیسیٰ تک
میں جس نبی کی سنوں داستاں وہ یاد آئے

بھلاؤں کیسے بھلا آسیۂ شبِ اسریٰ
میں جب بھی دیکھوں سوئے آسماں وہ یاد آئے

سوئے مدینہ زیارت کو سبز گنبد کی
چلا ہے جب بھی کوئی کارواں وہ یاد آئے

یہ کہکشاں ہے کہ جادہ ہے میرے آقا کا
فلک پہ دیکھی ہے جب کہکشاں وہ یاد آئے

سلام عرض کیا جب ملے تصور میں
درود بھیجا ہے ان پر جہاں وہ یاد آئے

کھلی جو آنکھ اچانک مری کسی شب کو
خدا گواہ مجھے ناگہاں وہ یاد آئے

نہیں کسی کی تمنا میں کس کو یاد کروں
وہی جو اک ہے تمنائے جاں وہ یاد آئے

وہ بھولتے ہی نہیں ان کی مہربانی ہے
ہمیشہ بن کے مرے مہرباں وہ یاد آئے

وہ یاد آتے ہیں ہر خیر و شر کے معرکے میں
جب آئے سامنے سود و زیاں وہ یاد آئے

بپا ہوئی ہے اگر کفر و دیں کی جنگ کبھی
اٹھائے ہم نے جو تیغ و سناں وہ یاد آئے

وہ مہماں کی تواضع کے خاص شائق تھے
جب آیا گھر میں کوئی مہماں وہ یاد آئے

میں رو سیاہ سہی خون ہاشمی ہے مگر
جو تو نے پوچھا مرا خانداں وہ یاد آئے

وہ یاد آئے تو اصحاب و اہل بیت ان کے
وہ جن کی چاند تھیں پیشانیاں وہ یاد آئے

میں ان کی یاد لئے جا رہا ہوں دنیا سے
نہیں ہیں نزع کی یہ ہچکیاں وہ یاد آئے

امین ان کے غلاموں میں ہے خیال رہے
خدا سے میں نے دعا کی جہاں وہ یاد آئے